تحدیث نعمت کے انداز

(خطبہ عید الفطر فرمودہ ۲۷ / دسمبر ۲۰۰۰ء بمقام اسلام آباد، ٹلفورڈ، انگلستان)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے درج ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:

اَلَمۡ یَجِدۡكَ یَتِیۡمًا فَاٰوٰی ۪﴿۷﴾ وَ وَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰی ۪﴿۸﴾ وَ وَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغۡنٰی ؕ﴿۹﴾ فَاَمَّا الۡیَتِیۡمَ فَلَا تَقۡهَرۡ ؕ﴿۱۰﴾ وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنۡهَرۡ ؕ﴿۱۱﴾ وَ اَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ ﴿۱۲﴾

(الضحیٰ: ۷-۱۲)

اور پھر فرمایا:

اس کا سادہ ترجمہ یہ ہے: کیا اس نے تجھے یتیم نہیں پایا تھا؟ پس پناہ دی۔ اور تجھے تلاش میں سرگرداں (نہیں) پایا، پس ہدایت دی۔ اور تجھے ایک بڑے کنبہ والا (نہیں) پایا، پس غنی کر دیا۔ پس جہاں تک یتیم کا تعلق ہے تو اس پر سختی نہ کر۔ اور جہاں تک سوالی کا تعلق ہے تو اسے مت جھڑک۔ اور جہاں تک تیرے ربّ کی نعمت کا تعلق ہے تو (اسے) بکثرت بیان کر۔

اس تعلق میں سب سے پہلے میں ترمذی کتاب الادب کی ایک حدیث پیش کرتا ہوں۔ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہ بات پسند فرماتا ہے کہ وہ اپنی نعمت کا اثر اپنے بندہ پر دیکھے۔ یعنی خدا نے جو نعمت عطا فرمائی ہے اس سے استفادہ کرنا ثواب کا موجب ہے۔ (سنن ترمذی

کتاب الادب باب ماجاءان اللہ یحب ان یری اثر نعمۃ علی عبدہ)

ایک دوسری حدیث مسلم کتاب الزھد والرّقاق سے اور بخاری کتاب الرقاق سے لی گئی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس کی طرف دیکھو جو تم سے کم درجہ کا ہے یعنی کم وسائل والا ہے اور اس شخص کی طرف نہ دیکھو جو تم سے اوپر ہے یعنی تم سے اچھی حالت میں ہے۔ یہ طرزِ عمل اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ تم اپنے اوپر نعمت کو تحقیر کی نظر سے نہ دیکھو۔ (صحیح مسلم کتاب الزھد والرقاق، صحیح بخاری کتاب الرقاق باب لینظر الی من ھواسفل منہ)

بخاری کی ایک اور روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی شخص کسی ایسے شخص کی طرف دیکھتا ہے جسے مالی اور جسمانی لحاظ سے اس پر فضیلت دی گئی ہے تو اس کی طرف بھی تو دیکھے جو اس سے کم درجہ کا ہے۔ اس طرح شکرِ نعمت کا حق صحیح معنوں میں ادا ہوسکتا ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الرقاق اب لینظر الی من ھواسفل منہ) اب سب انسان برابر نہیں ہیں کوئی اونچے درجہ کا کوئی نیچے درجہ کا ہے۔ اگر انسان صرف اونچے درجہ والوں کو دیکھتا رہے تو اس سے حسد پیدا ہوتا ہے۔ رشک تو جائز ہے مگر حسد جائز نہیں لیکن اگر ایک اونچے درجہ والے کو دیکھے تو ان کو بھی دیکھے جو اس سے کم درجہ والے ہیں۔ ان کے بچے بیمار ہیں یا کوئی اور مشکل پڑی ہوئی ہے تو ان کو دیکھ کر شکر نعمت کا حق ادا ہوسکتا ہے ورنہ انسان کو اس کا خیال نہیں آتا۔

تحدیث نعمت کا دوسرا انداز خلق خدا کی خدمت ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا اے ابن آدم! مَیں نے تجھ سے کھانا مانگا مگر تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا؟ وہ کہے گا اے میرے رب! تُو تو رب العالمین ہے مَیں تجھے کیسے کھانا کھلاتا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے یہ علم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا اور تو نے اسے نہیں کھلایا۔ کیا تجھے یہ سمجھ نہ آئی اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو گویا تو نے مجھے یہ کھانا کھلایا ہوتا کیونکہ میری رضا کی خاطر تو اسے یہ کھانا کھلاتا۔ پھر فرماتا ہے اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا لیکن تو نے مجھے پانی نہ پلایا۔ وہ کہے گا اے میرے رب! تُو تو رب العالمین ہے میں تجھے کیسے پانی پلاتا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تو نے اسے پانی نہیں پلایا۔ کیا تجھے یہ سمجھ نہ آئی کہ اگر تو اسے میری رضا کی خاطر پانی پلاتا تو گویا تُو نے یہ پانی مجھے پلایا

ہوتا اور اس کا ثواب میں تجھے دیتا۔(صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب فضل عیادۃ المریض)

اس میں لازمی شرط یہ ہے کہ یہ نیکی کے افعال خدا کی رضا کی خاطر ہونے چاہئیں۔ بعض لوگوں کے دل سے ویسے ہی نیکی کی بات اٹھتی ہے۔ وہ کرتے ہیں لیکن خدا پر ایمان نہیں رکھتے تو اللہ تعالیٰ کے اوپر اس کی کوئی جزا نہیں ہے۔ جزا اسی کی ہے جو خدا کی خاطر نیک کام کیا جائے اور اس پر اللہ تعالیٰ پھر بھرپور جزا عطا فرماتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''یاد کر کہ تو ہمارے وصال اور جمال کا سائل اور ہمارے حقائق اور معارف کا طالب تھا۔ سو جیسا کہ ہم نے باپ کی جگہ ہو کر تیری جسمانی پرورش کی ایسے ہی ہم نے استاد کی جگہ ہو کر تمام دروازے علوم کے تجھ پر کھول دیئے اور اپنی لقا کا شربت سب سے زیادہ عطا فرمایا اور جو تو نے مانگا سب ہم نے تجھ کو دیا سو تُو بھی مانگنے والوں کو ردّ مت کر اور ان کو مت جھڑک اور یاد کر کہ تو عائل تھا (یعنی بہت خاندان والا) اور تیری معیشت کے ظاہری اسباب بکلّی منقطع تھے۔ سو خدا خود تیرا متولی ہوا اور غیروں کی طرف حاجت لے جانے سے تجھے غنی کر دیا۔ نہ تو والد کا محتاج ہوا، نہ والدہ کا، نہ استاد کا اور نہ کسی غیر کی طرف حاجت لے جانے کا بلکہ یہ سارے کام تیرے خدا تعالیٰ نے آپ ہی کر دیئے کہ پیدا ہوتے ہی اس نے تجھ کو آپ سنبھال لیا۔ سو اس کا شکر بجا لا اور حاجت مندوں سے تو بھی ایسا ہی معاملہ کر''۔(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۱۷۲)

ایک اور جگہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''عجز و نیاز اور انکسار۔۔۔ ضروری شرط عبودیت کی ہے لیکن بحکم آیت کریمہ وَاَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ ۝١٢ نعماء الٰہی کا اظہار بھی ازبس ضروری ہے''۔(مکتوبات احمد جلد ۵ حصہ دوم صفحہ ۵ مکتوب بنام حضرت حکیم نورالدین رضی اللہ عنہ)

اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ بھی فرماتے ہیں:

’’یاد رکھو کہ انسان کو چاہئے کہ ہر وقت اور ہر حالت میں دعا کا طالب رہے اور دوسرے وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (۱۲) پر عمل کرے۔ خدا تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کی تحدیث کرنی چاہئے کہ اس سے خدا تعالیٰ کی محبت بڑھتی ہے اور اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کے لئے ایک جوش پیدا ہوتا ہے۔ تحدیث نعمت کے یہی معنی نہیں ہیں کہ انسان صرف زبان سے ذکر کرتا رہے بلکہ جسم پر بھی اس کا اثر ہونا چاہئے۔ مثلاً ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے کہ وہ عمدہ کپڑے پہن سکتا ہے لیکن وہ ہمیشہ میلے کچیلے کپڑے پہنتا ہے اس خیال سے کہ وہ واجب الرحم سمجھا جاوے یا اس کی آسودہ حالی کا حال کسی پر ظاہر نہ ہو ایسا شخص گناہ کرتا ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کو چھپانا چاہتا ہے اور نفاق سے کام لیتا ہے، دھوکہ دیتا ہے اور مغالطہ میں ڈالنا چاہتا ہے۔ یہ مومن کی شان سے بعید ہے۔ ۔ ۔ ۔ ہمارے لئے رسول اللہ ﷺ اُسوۂ حسنہ ہیں۔ ہماری بھلائی اور خوبی یہی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو آپؐ کے نقش قدم پر چلیں اور اس کے خلاف کوئی قدم نہ اٹھائیں‘‘

(الحکم جلد ۷ نمبر ۱۳ مؤرخہ ۱۵؍اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۲)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ملفوظات جلد دوم میں فرماتے ہیں:

’’یقیناً یاد رکھو کہ جو خدا تعالیٰ کے فضل پر خوش نہیں ہوتا اور اس کا عملی اظہار نہیں کرتا وہ مخلص نہیں ہے۔ میرے خیال میں اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ کے فضل پر سال بھر تک گاتا رہے تو وہ سال بھر ماتم کرنے والے سے اچھا ہے۔ جو امور قَالَ اللّٰہ اور قَالَ الرَّسُول کے خلاف ہوں، ان میں شرک یا ریاء ہو، ان میں اپنی شیخی دکھائی جاوے، وہ امور اثم (یعنی گناہ) میں داخل ہیں اور منع ہیں‘‘۔

اس مختصر خطبۂ عید کے بعد اب مَیں تمام جماعت کو جو یہاں حاضر ہے اور اس ساری جماعت کو جو یہاں حاضر نہیں عید مبارک کا تحفہ پیش کرتا ہوں۔ ربوہ سے ہمارے بہن بھائیوں نے اور

دوسرے عزیزوں نے نیز صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید، وقف جدید کے کارکنان نے جو کسی طرح میرے عزیزوں سے کم نہیں ہیں عید مبارک کے پیغامات بھجوائے ہیں، ان سب کو میری طرف سے عید مبارک۔ اسی طرح اسیران راہ مولیٰ اور ان کے خاندانوں کو نیز شہداء احمدیت کے خاندانوں کو میری طرف سے اور تمام جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کی طرف سے دلی عید مبارک ہو۔

اسی طرح تقریباً ہر ملک سے یعنی جاپان، امریکہ، افریقہ اور جتنے ممالک ہیں ان سب کی طرف سے عید مبارک کے پیغامات سے میری فائل بھر گئی ہے۔ یہ تو میرے لئے ممکن نہیں کہ ہر ایک کو الگ الگ جواب دوں لیکن ان سب کو مَیں اس موقع پر عید مبارک کا تحفہ پیش کرتا ہوں۔ ایسے **معتکفین** بھی ہیں جن کی طرف سے بکثرت دعاؤں کے خط ملے ہیں، اللہ ان کا اعتکاف قبول فرمائے۔ ان سب کا الگ الگ نام لینا تو میرے لئے ممکن نہیں ان سب کو میری طرف سے عید مبارک ہو۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے دعا کروائی۔